مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ایام زیر رپورٹ میں سر درد کا دورہ رہا۔ اور حضور بعض نمازوں میں تشریف نہ لاسکے۔ مگر اب بفضلِ خدا آرام ہے۔

خاندان نبوت اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ میں خیر و عافیت ہے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب چودہری فتح محمد صاحب کا بچہ بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرماویں ؛

اطلاع:۔ ایک مجبوری کی وجہ سے یہ اخبار چھ صفحہ کا شائع ہو رہا ہے ؛

نامۂ تبشیر

احمدیت دُنیا کے کناروں تک

(جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر کے قلم سے)

لنڈن مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے اور مولوی غلام فرید صاحب ایم اے مبلغین انگلستان نہایت محنت سے پیغام حق پہنچانے میں مصروف ہیں۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا کانفرنس مذاہب کی خوش بختی سے معہ وفد لنڈن تشریف لیجانا اور اہالیانِ غرب کی خوبی قسمت سے آپ کا دار السلطنت برطانیہ میں پہلے خانہ خدا کی بنیاد رکھنا اور سلطنت فرانس کے پایۂ تخت میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد میں پہلے امام ہو کر باجماعت نماز پڑھانا اور پھر مسیحیت کے مرکز دو مایں مسیح محمدی کے خلیفہ کا باعز و شان نزول فرمانا کچھ ایسے اسباب ہیں۔ کہ جو ایک طرف تو مسیح کی آمد ثانی کے منتظرین کو جو ۱۹۲۴ء میں اپنے خداوند کا جلال سے اُترنا مشاہدہ کرنا چاہتے تھے۔ سوچنے اور غور کرنے کا موقعہ دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف مومنین کی جماعت کے لئے اس لئے قابل اطمینان ہیں کہ اہل علم طبقہ کی آنکھ میں اسلام کی عزت قائم ہو گئی ہے۔ اور دانایان یورپ میں سے بہت ہیں جنھوں نے سر ڈینیس راس صدر کانفرنس مذاہب کی طرح فرمایا۔ "احمدیت اسلام کی ایک واحد امید ہے" اور ایسے لوگوں کی بھی ایک کثرت ہے۔ جو اسلام کے سادہ اور دلکش اصول کو پسند کرتے۔ مگر مسلمان ملکوں اور مسلمان کہلانے والی اقوام کی عملی حالت اور ان کے علماء کے گندے عقائد سے بیزار ہیں۔ ایسے اہل فراست طبقہ کی آواز سر تھیوڈور ماریسن سابق پرنسپل علی گڈھ کی زبان سے کانفرنس مذاہب میں احمدیت کے دن سنی گئی۔ اور آپ نے مسیح موعود کے پیش کردہ اسلام کو مضمون کانفرنس میں سنکر فرمایا:۔ "میں خوش قسمت ہوں کہ مسلمانوں میں اس نئی تحریک کے پیدا ہونے تک زندہ رہا"

غرض یہ کہ مغرب میں امام جماعت احمدیہ کے دورہ سے جو تحریک پیدا ہو گئی۔ اس سے ہمارے مبلغین فائدہ اٹھا

ہیں۔ اور ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ سے تازہ رکھ رہے ہیں۔ اور انگلستان میں کوئی مذہبی اور ادبی مذاق کا آدمی نہیں رہا ہوگا۔ جس کے ہاتھ میں ہمارا رسالہ نہ پہنچا ہو۔ اور انگلستان کے علاوہ دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی رسالہ کی کافی اشاعت ہو رہی ہے۔ ہمارے مبلغین نے کھلی ہوا کے لیکچر بھی شروع کر دیئے ہیں۔ اور میرا ذاتی تجربہ ہے کہ یہ تقریریں بھی مفید ہیں۔

مظالم افغانستان پر اظہار نفرت

ہمارے احباب اس ریزولیوشن کا ترجمہ الفضل میں پڑھ چکے ہیں۔ جو انگلستان کے شہرۂ آفاق مصنفین اور مشہور ترین اہل علم لوگوں کے ذریعہ دنیا کے ہر کونے تک پہنچا ہے۔ ہماری غرض ان کے پہنچانے کی غرض اسلام کے نادان دوستوں سے محمد عربی صلعم کے دین کی حفاظت کرنا ہے۔ اور دنیا کو بتانا ہے کہ نبی عربی صلعم کے گھر میں آپ کا کلمہ پڑھنے والے "تاجدار و بے تاج دشمنان اسلام ہیں۔ جو حضنہ کے جسم مطہر پر ایسے وقت کہ آپ کے مقابل اعدا کی زبردست فوج صف آرا ہے۔ اندرون خانہ سے وار کر رہے ہیں۔ اور سنگساری کا ارتکاب یا اسکی حمایت کی ذمہ وار اسلام کی تعلیم نہیں۔ بلکہ وہ جہالت اور وہ وحشت ہے۔ جو نور اسلام سے بعد کے باعث اس بدنام کنندہ اسلام گروہ کے حصہ میں آئی ہے۔ اور اسی وجہ سے ان لوگوں کو روح حق نے یہودی کہا تھا۔

غرض یہ کہ حفاظت اسلام مجبور کر رہی ہے کہ شہیدوں کے خون کی یاد تازہ رکھی جائے۔ اور اسلام کے پاک منہ سے یہ بدنما دھبہ مٹا دیا جائے۔ اس مدعا کا حصول مختلف یورپین سوسائٹیوں کے ریزولیوشنز سے ہو رہا ہے۔ چنانچہ ہمارے لنڈن مشن کو جو تحریریں موصول ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک ریزولیوشن حسب ذیل ہے:-

"انکویزیشن کے مظالم کو گذرے ایک زمانہ ہو چکا ہے۔ ہم سمجھتے تھے کہ دنیا میں اب کہیں بھی ایسے لوگ نہیں ہیں۔ جہاں بے گناہ لوگوں کو صرف اس لئے نہایت ظالمانہ طریق سے مارا جاتا ہو۔ کہ ان کے خیالات ان کے قاتلوں کے خیالات کے مطابق نہیں بگو افغانستان میں احمدی جماعت کے ممبروں کو سنگسار کئے جانے کی داستان سنکر ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا میں ابھی اتنی تہذیب نہیں جتنا ہمارا خیال تھا۔"

افراد کی طرف سے جو خطوط لگاتار یورپ کے تمام ملکوں سے آ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک۔ ہندوستان سے تعلق رکھنے والے مشہور آدمی کے چند فقرات ملاحظہ ہوں۔

"افغانستان حقیقت میں سب سے زیادہ وحشی ملک اور تہذیب میں سب سے پیچھے ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ جیسا کہ

اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت افغانستان اپنے قابل شرم افعال سے خود نادم ہو رہی ہے مجھے بھی دوسرے تمام اہل ملک کی طرح کابل کے مظالم پڑھکر سخت صدمہ ہوا ہے۔ آپ ہر طرح میری ہمدردی کے متعلق مطمئن رہیں:

(باقی)

اخبار احمدیہ

کتب مسیح موعودؑ کا امتحان دینے والے

حسب ذیل مزید اصحاب نے کتب مسیح موعود کا امتحان دینے کے لئے اپنے نام درج کرائے ہیں:

مرد

(۴۳) شیخ محمد حسین صاحب اسسٹنٹ پوسٹماسٹر۔ فیروزپور
(۴۴) مولوی محمد فضل عظیم صاحب۔ " "
(۴۵) بشیر محمد صاحب حوالدار میجر " " "
(۴۶) میاں عبد اللہ صاحب موٹر ڈرائیور " "
(۴۷) ماسٹر سعد الدین صاحب۔ انگلش ماسٹر۔ کھاریاں
(۴۸) مولوی محمد دین صاحب واصلیاتی نویس "
(۴۹) چودہری لال خان صاحب۔ عرائض نویس "
(۵۰) میاں نعمت خان صاحب۔ کریام
(۵۱) مولوی محمد علی خان صاحب نائب مدرس۔ "
(۵۲) میاں محمد جمیل صاحب۔ "
(۵۳) میاں محمد اسحاق صاحب "
(۵۴) چودہری محمد عبد اللہ صاحب بی اے آنرز لاہور
(۵۵) فضل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ۔ پسرور
(۵۶) مولوی محمد فضل صاحب۔ چنگا بنگیال۔
(۵۷) ملک گل محمد صاحب سب ڈویژن آفیسر شاہ پور

خواتین

(۳) اہلیہ بابو محمد اسمٰعیل صاحب (۴) صفیہ بیگم صاحبہ (۵) صاحبزادی صفیہ بیگم صاحبہ (۶) اہلیہ شیخ عبد الصمد صاحب۔

زین العابدین ولی اللہ شاہ۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

افسر ڈاک کا اعلان

احباب جو خطوط حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال فرماتے ہیں افسر ڈاک کی آسانی کے لئے مہربانی فرما کر اپنا نام اور پتہ مکمل مفصل اور خوشخط تحریر فرمایا کریں۔ تاکہ خادمان ڈاک کو جواب کے لئے دقت نہ ہو۔ اور ٹھیک پتہ نہ ہونے کی وجہ سے جواب خط کا نہ پہنچ سکے۔ والسلام

خاکسار عبد القدیر
افسر ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح۔ قادیان

جلسہ سالانہ کے گھی کے متعلق اعلان

الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں جلسہ سالانہ پر گھی کی امداد دینے والوں کی فہرست شائع ہوئی تھی۔ اور اس میں تین جماعتوں کا ذکر رہ گیا تھا۔ جن کے متعلق اب اعلان کیا جاتا ہے۔ جو درج ذیل ہے:-

(۱) جماعت احمدیہ بدو ملہی۔ ضلع سیالکوٹ ایک کنستر
(۲) جماعت احمدیہ پنڈی چیری ضلع منٹگمری "
(۳) جماعت احمدیہ کھیوہ ۴۶ ضلع لائل پور "

سید محمد اسحٰق افسر جلسہ سالانہ قادیان

قاری نعیم الدین صاحب کا انتقال

قاری نعیم الدین صاحب بنگالی جو برہمن بڑیہ کے قریب کی ایک بستی کے باشندے تھے۔ حال میں فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قاری صاحب موصوف اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے بعد سلسلہ میں داخل ہوئے۔ لیکن نہایت مخلص اور پرجوش انسان تھے کچھ عرصہ قادیان میں آ کر رہے۔ اور پھر تبلیغ کی خاطر اپنے علاقہ میں تشریف لے گئے۔ اور وہیں انہوں نے وفات پائی۔ ان کے دو بچوں مولوی ظل الرحمٰن صاحب اور مولوی مطیع الرحمٰن صاحب بی اے نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ احباب قاری صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں:

ولادت

(۱) عبد الغفور خان صاحب احمدی ولد منشی عبد الغنی خان صاحب احمدی افسر فراش خانہ کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ مرحمت فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولود مسعود کا نام عبد اللطیف رکھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے عقیقہ زیر انتظام مفتی محمد صادق صاحب قادیان میں کیا گیا۔

(۲) میرے بھائی منشی محمد عبد اللہ صاحب کے ہاں ۴ر اپریل کو لڑکا متولد ہوا۔ نام حمید اللہ رکھا گیا۔ احباب دعا فرمادیں۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ محمد ثناء اللہ سکرٹری جماعت احمدیہ الکھنور۔

(۳) ۱۱ر اپریل میرے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنا دے۔ نام شمس محی الدین رکھا گیا۔

خاکسار معین الدین۔ کلرک بیت المال قادیان

(۴) جناب بابو عبد الکریم صاحب کلرک ریلوے شیڈ پشاور چھاؤنی کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند دیا ہے۔ احباب مولود کی درازی عمر و توفیق خدمت سلسلہ کی دعا فرمادیں۔ خادم عبد الحق پشاور

انتقال

جناب مولوی ابراہیم صاحب مبلغ سیلون کی اہلیہ اور میری بھانجی عزیزہ بی بی زینب ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۱۱ر اپریل کو اپنے خالق و مالک سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرتے وقت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۱۷ اپریل ۱۹۲۵ء

رمضان المبارک میں دعا

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

تمام مذاہب کا ایک امر پر اتفاق

دنیا میں بہت سے مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ایسے مذاہب جو کسی بالا ہستی کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے حقیقتاً مذہب کہلانے کے مستحق ہیں۔ ایسے تمام مذاہب ایک امر میں ایک دوسرے سے بالکل متفق نظر آتے ہیں۔ اور وہ امر جس میں وہ تمام متفق ہیں۔ قبولیت دعا ہے۔ ہزاروں سال گذشتہ کا ہندو مذہب۔ اس زمانے کا جب کہ دنیا ابھی اپنے ابتدائی نقطہ مرکزی پر تھی۔ اور ترقیات کے بہت سے مدارج ابھی انسان کے لئے طے کرنے باقی تھے۔ اس وقت کی کتاب وید کو جب ہم دیکھتے ہیں۔ تو اس میں سب سے زیادہ ایسے منتر پائے جاتے ہیں۔ جو کسی بالا ہستی سے التجا کرنے اور دعا کی صورت میں استعمال کئے گئے ہیں۔ اور وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس زمانہ کے لوگ کسی بالا ہستی کے سامنے اپنی حاجتوں اور ضروریات کے پورا ہونے کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ ایران کی قدیم ترین تہذیب جو تمام دنیا کی تہذیبوں کا گہوارا اور انسانی نسل کا نقطہ مرکزی سمجھی جاتی ہے۔ اور اس زمانہ کی تحریروں کو جب کہ کاغذ بھی دنیا میں نہیں ایجاد ہوا تھا۔ اور جب لوگ پتوں اور ہڈیوں وغیرہ پر بھی نہیں لکھا کرتے تھے اور جب کہ اشاروں میں بات چیت کرتے تھے۔ اس وقت کے اشاروں سے بھی پتہ چلتا ہے کہ لوگ کسی بالا ہستی سے دعا کیا کرتے تھے۔ اسی طرح مصر کے آثار قدیمہ جن کے زمانہ کی طوالت پندرہ ہزار سال تک سمجھی جاتی ہے۔ اس وقت کے آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ مصری لوگ اس وقت بھی کسی بالا ہستی کے سامنے جھکا کرتے تھے اسی طرح موسیٰ عمران سینا کی پہاڑیوں میں یہوواہ کے سامنے اگر گریہ وزاری کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ تو عیسیٰ مریم گلیل کی پہاڑیوں میں خداوند خدا کے سامنے اپنی درخواستیں پیش کرتا پایا جاتا ہے۔ عرب کے لوگ جو بالکل جاہل اور کسی دین سے حصہ نہیں رکھتے تھے۔ اور کوئی الہامی کتاب جن کے پاس موجود نہ تھی۔ بت پرستی قمار بازی۔ شراب خوری۔ زنا اور دنگہ فساد جن کا شیوہ تھا۔ ان کے حالات کو بھی اگر ہم پڑھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ دعاؤں کے وہ بھی قائل تھے۔ ان میں بھی ایسا طریق اور رواج پایا جاتا تھا۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے حضور اپنی درخواستیں پیش کرتے۔ اور ان کی قبولیت کی امید کرتے تھے۔

اعمال کا نقطہ مرکزی

غرض کسی قوم میں چلے جاویں۔ دعا کا خیال ہر قوم اور ہر ملک کے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ اور پھر نہ صرف دعا کا خیال بلکہ ان کے اعمال کا نقطہ مرکزی دعا معلوم ہوتا ہے۔ دنیا کے زبردست سے زبردست بادشاہوں کے آثار قدیمہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ بادشاہ باوجود بڑا بھاری اقتدار رکھنے کے پھر بھی کسی اعلےٰ ہستی کے سامنے گرتے۔ اور اپنے لئے اپنی حکومت کی وسعت اور مضبوطی کے لئے دعائیں مانگا کرتے تھے۔ اگر ان تہذیب حاصل کرنے والے ملکوں کو چھوڑ کر ان لوگوں کو دیکھیں۔ جو تہذیب سے بالکل ناآشنا اور سخت جاہل ہیں مثلاً امریکہ اور آسٹریلیا کے وحشیوں کو دیکھیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ وحشی اور وہ غیر مہذب لوگ بھی دعا کے قائل ہیں۔ اب ہر انسان سوچ سکتا ہے۔ کہ یہ خیال تمام دنیا کے لوگوں کے دلوں میں کس نے پیدا کر دیا۔ متمدن اور غیر متمدن مہذب اور غیر مہذب دنیا کی دلدادہ اور روحانیات کی مشتاق۔ غرضکہ تمام اقوام اس عقیدہ کی قائل نظر آتی ہیں۔ تمام دنیاوی قومیں دنیا کی ترقیات کے لئے اگر دعائیں مانگتی ہیں۔ تو روحانی قومیں اپنی روحانی ترقیات کے لئے خدا کے حضور جھکتی ہیں۔

دعا پر یورپ کا اعتقاد

غرض دعا کا عقیدہ ایسا اثر رکھتا ہے۔ کہ اب بھی جب کہ یورپ مادیات کی رو میں بہ رہا ہے۔ وہاں اپنے ملک کی ترقیات کے لئے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ گذشتہ جنگ یورپ کا ایک واقعہ لکھا ہے۔ جو ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ لوگ جن کے دلوں پر مادیت کا گہرا اثر ہے۔ اور وہ آج دہریہ کہلاتے ہیں۔ کس طرح ان کو بھی دعا کا مجبوراً قائل ہونا پڑا۔ وہ واقعہ اس طرح لکھا ہے۔ کہ ۱۹۱۸ء میں جبکہ جرمن چاہتا تھا۔ کہ آخری زور لگا کر جنگ کا فیصلہ کر دے۔ اور وہ فرانسیسیوں اور انگریزوں کی فوجوں پر فتح حاصل کرتا ہوا سو میل سے بھی زیادہ آگے بڑھ آیا تھا۔ حتیٰ کہ انگریزی اور فرانسیسی افواج کو یقین ہو گیا تھا۔ کہ چند گھنٹوں تک وہ پیرس تک پہنچ جائے گا۔ اور وہ ایسا وقت تھا۔ کہ دس میل کا فاصلہ انگریزی اور فرانسیسی سپاہیوں کے درمیان سے خالی پڑا تھا جہاں کے لئے آدمی نہ ملتے تھے۔ اور اس حصہ کے جرنیل نے فوج کے نائیوں۔ دھوبیوں اور باورچیوں کو حکم دے دیا تھا کہ وہ ڈنڈے اور سوٹے لے کر کھڑے ہو جاویں۔ تا وہ رستہ رک جائے۔ ہتھیاروں اور گولی بارود کی بھی اتنی کمی ہو گئی تھی کہ مجبوراً ان کو ڈنڈے اور سوٹے دے کر کھڑا کرنا پڑا تھا۔ اس وقت برطانیہ کی وزارت مشورہ میں مشغول تھی۔ کہ عین دوران مشاورت میں فرانس سے کمانڈر انچیف کا تار آیا۔ کہ اب آخری وقت ہے۔ ہم نہیں جانتے کیا نتیجہ نکلے۔ جب تار کھولا گیا۔ تو اس کو پڑھ کر وزیر اعظم نے اپنے سب ساتھیوں کی طرف نہایت مایوسانہ نگاہ سے دیکھا۔ اور کہا کہ تمام تجاویز کو چھوڑ کر آؤ اب اس بالا ہستی کی طرف جھک جائیں۔ جس کے سوا اب کوئی ہمیں کامیاب نہیں کر سکتا چنانچہ اس حالت میں سب وزراء نے اپنے گھٹنے ٹیک دیئے۔ اور دعا مانگنی شروع کر دی۔

یہ ان لوگوں کا حال ہے۔ جو عام طور پر دہریہ خیالات رکھتے ہیں۔ اور اس وقت کی وزارت کوئی مذہبی جماعت نہ تھی۔ مگر وہ وقت ایسا اور اس کی اہمیت ایسی تھی۔ کہ ان کو بھی سوائے خدا تعالےٰ کی طرف جھکنے کے اور کوئی چارہ نظر نہ آیا۔ پس دعا کا مسئلہ ایسا اہم اور بنی نوع انسان کے قلوب پر ایسا اثر کرنیوالا ہے۔ کہ وہ لوگ جو خدا کی ہستی کے بھی قائل نہیں۔ وہ بھی اس سے باہر نہیں جاتے۔ اور ایسے وقت آپڑتے ہیں۔ کہ ان کو بھی مجبوراً خدا کا قائل اور اس کے سامنے جھکنا پڑتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ مسئلہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نہیں تو کیا وجہ تھی۔ کہ دنیا کے تمام لوگوں پر اس کا اتنا تصرف ہوتا۔ اور کیا وجہ ہے انسان ترقی کرتے کرتے جب مادیت کی آخری حد تک پہنچ جاتا ہے اور خدا کی ہستی سے بھی انکار کر بیٹھتا ہے۔ تو اس پر ایسی حالت میں بھی کبھی ایسا وقت آتا ہے۔ کہ اس کو خدا تعالےٰ کے سامنے جھکنے کے سوا چارہ نہیں رہتا۔

مومن اور دعا

اگر یہ مسئلہ ایسا عام ہے۔ اگر مادیات کے دلدادہ اور دہریہ بھی اس کے ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تو وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کی جماعت میں اپنے آپ کو شامل سمجھتے ہیں۔ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ سے پورا فائدہ حاصل نہ کریں۔ اگر یہ عمومیت دنیا کے سب لوگوں کے لئے یکساں اہم ہے۔ اور اگر کثرت مشاہدات اس پر دلالت کرتی ہے۔ کہ ایسی بات جھوٹی نہیں۔ تو غور کرو۔ ایک مومن کی ذمہ داریاں دعاؤں کے لئے کتنی بڑھ جائیں گی۔ پھر اگر ایک دہریہ اور مادی آدمی بھی دعا سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ تو وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کی ہستی کے قائل ہیں۔ ان کو کس قدر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

دعاؤں کی طرف توجہ

پس میں اپنے دوستوں اور تمام جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ دعاؤں کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ اور اس سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ بہت ہیں۔ جو اس ہتھیار سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ وہ بہت ہیں جو اس ہتھیار پر پورا پورا یقین نہیں رکھتے اگر ہماری جماعت یک جہتی اور پورے صدق

کے ساتھ دعاؤں میں مشغول ہو جائے۔ اور خدا کے حضور گڑگڑائے۔ تو میں نہیں کہ سکتا۔ کہ ہماری ترقی کی رفتار وہی ہو جو آج ہے۔ اور ہم اس طرح دشمنوں کے اندر گھرے رہیں۔ جس طرح آج گھرے ہوئے ہیں۔ یہ ہماری بعض معاملات میں ناکامیاں اور دشمنوں میں اس طرح گھرے رہنا صرف اسلئے ہے۔ کہ ہمارا ایک حصہ ایسا ہے۔ جو دعا میں سستی کرتا ہے۔ اور بہت ایسے ہیں۔ جو دعا کرنا بھی نہیں جانتے۔ اور ان کو یہ بھی پتہ نہیں۔ کہ دعا کیا ہے ؛

دعا کیا ہے

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ دعا موت قبول کرنیکا نام ہے جیسے اور آپ فرمایا کرتے تھے۔ جو منگے سو مر رہے۔ جو مرے سو منگن جائے یعنی کسی سے سوال کرنا یا مانگنا ایک موت ہے اور موت وارد کئے بغیر انسان مانگ نہیں سکتا۔ جب تک وہ اپنے اوپر ایک قسم کی موت وارد نہیں کر لیتا۔ وہ مانگ نہیں سکتا۔ پس دعا کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے۔ کیونکہ جو شخص جانتا ہے کہ میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ وہ کب مدد کیلئے کسی کو آواز دیتا ہے۔ کیا یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص کپڑے پہننے کیلئے محلہ والوں کو آوازیں دیتا پھرے۔ کہ آؤ۔ مجھے کپڑے پہناؤ۔ یا تھالی دھونے کیلئے دوسروں کو کہتا پھرے کہ مجھے تھالی دھلواؤ۔ یا قلم اٹھانے کے لئے دوسروں کا محتاج بنے۔ انسان دوسروں سے اسی وقت مدد کی درخواست کرتا ہے۔ جب وہ جانتا ہے۔ کہ یہ کام میں نہیں کر سکتا۔ ورنہ جس کو یہ خیال ہو۔ کہ میں خود کر سکتا ہوں۔ وہ دوسروں سے مدد نہیں مانگا کرتا۔ وہی شخص دوسروں سے مدد مانگتا ہے۔ جو یہ سمجھے۔ کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا ؛

موت وارد کرکے دعا کرنی چاہیئے

اسیطرح خدا تعالےٰ سے بھی وہی شخص مانگ سکتا ہے۔ جو اپنے آپ کو اس کے سامنے مرا ہوا سمجھے۔ اور اس کے آگے اپنے آپ کو بالکل بے دست و پا ظاہر کرے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ انسان میرے رستے میں جب تک مر نہ جائے۔ اسوقت تک دعا دعا نہ ہوگی۔ کیونکہ پھر تو بالکل ایسا ہی ہے۔ کہ ایک شخص قلم اٹھانے کی طاقت اپنے اندر رکھتا ہو اور دوسروں کو مدد کے لئے آوازیں دے۔ کیا اس کا ایسا کرنا ہنسی نہ ہوگا۔ جب ایک شخص جانتا ہو۔ کہ اس میں اتنی طاقت ہے۔ کہ قلم اٹھا سکے۔ تو اسکی مدد نہیں کرے گا۔ اسی طرح جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں خود فلاں کام کر سکتا ہوں۔ وہ اگر اس کے لئے دعا کرے۔ تو اس کی دعا دراصل دعا نہیں ہوگی۔ دعا اسی کی دعا کہلانے کی مستحق ہوگی۔ جو اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بالکل ہیچ سمجھتا ہے۔ جو انسان یہ حالت پیدا کرے۔ وہی خدا کے حضور کامیاب اور اسی کی دعائیں قابل قبول ہو سکتی ہیں۔ ورنہ جب تک انسان یہ تسلیم نہ کرے۔ کہ وہ خود کچھ نہیں اور اپنے نفس پر موت وارد کرکے یہ یقین نہ کرے۔ کہ وہ بے بس اور بیکس ہے صرف اللہ ہی کی ذات ہے۔ جو اس کو سہارا دے سکتی ہے۔ تب تک خدا تعالےٰ سے کسی کامیابی یا مدد کی امید نہیں رکھ سکتا ؛

خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں

پھر دوسری بات جو دعا کی قبولیت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اپنے اوپر ایک موت قبول کرنے کے بعد کامل توجہ اس طرف ہو۔ کہ خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں جب تک وہ اپنے اندر خشیت اللہ پیدا نہیں کرتا۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف اپنی توجہ کو کامل طور پر نہیں پھراتا۔ اسکی دعا بھی قبول نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ شخص جو اپنے آپ کو مردہ خیال کرے۔ لیکن اس کے دل میں کرب گریہ و بقا۔ عاجزی و انکسار پیدا نہ ہو۔ اس کی دعا قبول نہیں ہو سکتی پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اس شخص کی دعا قبول ہو۔ جس کا دل کسی اور طرف لگا ہوا ہو۔ اور زبان کچھ اور کہہ رہی ہو

خدا پر پورا یقین ہو

تیسری بات جو دعا کی قبولیت کیلئے ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر انسان پورے طور پر خدا تعالےٰ کی طرف جھک بھی جائے۔ اور اپنے آپ کو بے بس و بیکس بھی ظاہر کرے۔ لیکن اس کے دل کے اندر یہ یقین نہ ہو۔ کہ وہ خدا دعائیں قبول کرتا ہے تو ایسے شخص کی بھی دعا قبول نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص لولے اور لنگڑے کو کہے۔ کہ میرے سر پر یہ بوجھ رکھ دو۔ کیا اس کا اس لولے اور لنگڑے سے مدد حاصل کرنا جس سے مدد کی قطعاً امید نہیں ہو سکتی ہنسی نہ ہوگی۔ پس جس کو یہ یقین ہی نہ ہو۔ کہ خدا تعالےٰ اتنی طاقت رکھتا ہے۔ کہ میری دعا کو قبول کر سکتا ہے ایسے شخص کی دعا بھی قبول نہیں ہو سکتی ؛

قبولیت دعا کے متعلق تین باتیں

پس یہ تین باتیں ہیں۔ جو دعا کی قبولیت کے لئے نہایت ضروری ہیں پہلی۔ یہ کہ انسان اپنے دل میں یہ سمجھے۔ کہ میں سخت کمزور ہوں۔ صرف خدا تعالےٰ ہی کی ذات ہے۔ جو سب کمزوریوں سے پاک ہے۔ اور پھر غرور اور کبر کا مادہ بالکل اپنے دل سے نکال دے ؛

دوسرے۔ کامل توجہ کے ساتھ تمام دوسری طرفوں سے اپنی توجہ کو ہٹا کر خدا کے حضور گر جائے ؛

تیسرے۔ اپنے دل کے اندر اس بات کا کامل یقین اور وثوق پیدا کرے۔ کہ خدا تعالےٰ دعاؤں کو سننے اور قبول کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور وہ ضرور دعائیں قبول کرتا ہے ؛

دعاؤں کا اثر

جب ان تینوں باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دعائیں کرو گے۔ تو پھر وہ دعائیں وہ اثر کریں گی۔ کہ اگر پہاڑوں کو کہو گے۔ کہ ہٹ جاؤ۔ تو وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے۔ اور اگر دریاؤں کو کہو گے کہ اپنا راستہ بدل دو۔ تو وہ اپنا راستہ بدل دینگے۔ اگر ہماری جماعت کے لوگ اس طرح دعائیں کریں۔ تو دنوں میں ان کو وہ کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ جو سالوں میں ہوگی۔ اور گھنٹوں میں وہ کامیابی ہو سکتی ہے۔ جو مہینوں میں ہو سکتی ہے ؛

کن امور کیلئے دعائیں کی جائیں

پس میں اپنے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خدا تعالےٰ کے حضور بہت بہت دعائیں کریں۔ کہ وہ ہماری جماعت کو اعلےٰ ترقیات عطا فرمائے ہمارے اخلاص کی کمی اور ہماری جہالت کو دور کرے۔ ہماری روحانی۔ جسمانی۔ علمی اور مالی کمزوریوں کو بدل کر اس کے مقابل میں اعلیٰ کمالات عطا فرمائے۔ کیونکہ وہی تمام کمالات کا منبع ہے۔ پھر ہمارے وہ دوست جو احمدیت کی وجہ سے سخت تکلیفیں اٹھا رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعائیں کرو۔ کہ خدا تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور وہ جن کے ایمان ابھی اتنے مضبوط نہیں ان کے لئے بھی دعائیں کرو۔ کہ خدا تعالےٰ ان کے دل کے اندر ایمان اور عرفان پیدا کرے۔ اور وہ بھی سلسلہ کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اگر ہمارے دوست جماعت کی ترقی کے لئے اس طرح دعائیں کریں۔ اور اپنے لئے بھی کریں۔ تو اسکے ایسے اچھے نتائج پیدا ہونگے۔ جو نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہمارے دشمنوں کے لئے بھی حیرت کا موجب ہونگے ؛

قبولیت دعا کے دن

یہ دن جیسا کہ قرآن کریم سے ظاہر ہوتا ہے۔ خاص قبولیت کے دن ہیں۔ اور ان دنوں میں روزہ کی وجہ سے رات کو پچھلے وقت سب کو اٹھنا پڑتا ہے۔ بچے بھی شوق کی وجہ سے اس وقت اٹھ بیٹھتے ہیں۔ اور وہ عورتیں جو شرعی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتیں۔ ان کو کھانا وغیرہ پکانے کے لئے اٹھنا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ بھی دعاؤں میں شریک ہو سکتی ہیں۔ چونکہ تہجد کی نماز میں دوسری نمازوں کی نسبت دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ اس لئے خاص طور پر تہجد میں دعائیں کرو۔ مجھے خدا تعالےٰ کے فضل سے اس رمضان میں پہلے سالوں سے زیادہ دعاؤں کی توفیق ملی ہے۔ اور میں نے سب کے لئے بہت دعائیں کی ہیں پھر کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ اب تو رمضان گذر چکا ہے۔ صرف تھوڑے دن باقی ہیں۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ قبولیت دعا کے لئے تو ایک منٹ بلکہ ایک سیکنڈ بھی کافی ہوتا ہے۔ کون جانتا ہے۔ کہ اسکی کس وقت کی دعا قبول ہو جائیگی۔ اس لئے اگر وہ ان تھوڑے دنوں میں بھی خاص توجہ سے دعائیں کر لینگے۔ تو اسکے بڑے بڑے نتائج پیدا ہو سکتے ہیں ؛

دعا

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرے۔ ہم ہمیشہ اس کی طرف نہایت اخلاص کے ساتھ جھکیں۔ ہم اس کے فضلوں کے وارث اور اسکی رضا پر چلنے والے ہوں۔ ہم اسکے ہو جائیں۔ اور وہ ہمارا ہو جائے پھر انکھیں بھی تو اسلام

ضرورت ملازمین

(۱) ایک ہائی سکول میں ایک ایس وی کی ضرورت ہے۔ منشی فاضل کو ترجیح دیجاویگی۔ (۲) ایک ریاست میں ایک موٹر میکینک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۱۰۰ سے ۱۵۰ تک ماہوار۔ درخواست بمعہ سرٹیفکیٹ آئے۔ (۳) لاہور میں ہوشیار کلرکوں کی ضرورت ہے جو سکول اکونٹسی اور بک کیپنگ کے کام سے واقف ہوں۔ (۴) کلکتہ میں ایک گھڑی ساز کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۱۰۵ روپیہ ماہوار دیجاوےگی (۵) سہارن پور میں ایک اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواست بمعہ سرٹیفکیٹ۔ (۶) پالم پور ضلع کانگڑہ میں تھرڈ کلاس انجن ڈرائیوروں کی ضرورت ہے جنہوں نے پنجاب سے تھرڈ کلاس انجنیر سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہو۔ تنخواہ ۴۰ سے ۵۰ تک ماہوار۔ (۷) راولپنڈی میں تین قابل فٹروں کی ضرورت ہے۔ جو بھاری تیل کے انجنوں کو چلانا اور مرمت کرنا جانتے ہوں۔ تنخواہ ۸۰ روپیہ ماہوار علاوہ مکان (۸) فیروزپور میں ایک انٹرنس پاس شدہ کی ضرورت ہے۔ جو سپورٹس کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ (۹) سرگودہا میں ایک تجربہ کار مستری کی ضرورت ہے۔ جو کروڈ آئیل انجن خصوصاً گرسٹن (E ‎[illegible]) جوڑ سکتا ہو۔ تنخواہ ۱۰۰ روپیہ تک (۱۰) کلکتہ میں ایک تجربہ کار مسلمان گریجوایٹ استاد کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں ہوشیار ہو۔ نیز اس کو محمڈن ہوسٹل کا بطور سپرنٹنڈنٹ کے بھی کام کرنا ہوگا تنخواہ حسب لیاقت۔ (۱۱) سب ڈویژنل آفیسر۔ اورسیر۔ سب اورسیر کلرکوں کی۔ اکونٹنٹوں کی ضرورت ہے۔ سرنامہ چھوڑ کر ٹائپ شدہ درخواستیں معہ نقول اسناد ٹائپ شدہ بہت جلد بھجوا دیں۔ یہ درخواستیں صرف احمدی احباب کی طرف سے لی جاویں گی۔ درخواست کنندہ اپنی درخواست کے ساتھ سیکرٹری امور عامہ جماعت کا سرٹیفکیٹ بابت حسن اخلاق و چال چلن شامل کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اور اگر سیکرٹری امور عامہ مقرر نہ کیا ہو۔ تو مقرر کرکے اطلاع دیجائے اور پھر سرٹیفکٹ لیا جائے ؛

نوٹ :۔ ہر ایک درخواست کنندہ خط و کتابت کے لئے کم از کم ۲ کے ٹکٹ درخواست کے ساتھ ارسال فرمائے۔ سرنامہ پر کچھ نہ لکھا جائے۔ دفتر سے لکھکر جہاں جہاں ضرورت ہوگی۔ درخواستیں روانہ کی جاویں گی۔ والسلام ؛

ہمارے اعلانات کے ماتحت جن احباب کو ملازمت یا کوئی جگہ کام کرنے کی مل جایا کرے۔ وہ مہربانی فرماکر اس دفتر میں بھی اطلاع فرمادیا کریں ؛

ناظر امور عامہ قادیان

ممالک غیر کی خبریں

قسطنطنیہ ۸ اپریل۔ مولویوں کی گرفتاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ جو بالکل پرانی چال کے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ یہ لوگ یہ کہہ کہہ کر کہ حکومت غیر شرعی ہے۔ لوگوں میں بہت بے چینی پیدا کرتے ہیں ؛

دیر مجسٹیز ملک معظم اور ملکہ معظمہ ۹ مئی کو نمائش ومبلی کا افتتاح فرمائیں گے ؛

جینوا ۱۲ اپریل۔ عباس حلمی سابق خدیو پیرس سے یہاں پہنچے۔ بعد ازاں آپ قسطنطنیہ اور انگورا کو روانہ ہوگئے [illegible] کیا گیا ؛

لنڈن ۱۶ اپریل۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم ریگا لکھتا ہے۔ کہ سوویٹ حکومت نے اعلان کیاہے۔ کہ جھیل بیکال کے نواحی ضلع میں سونے کی چھ میل لمبی کان معلوم ہوئی ہے ؛

طہران ۱۶ اپریل۔ موسیو شیاتسکی سفیر روس متعین ایران کو واپس بلالیا گیا ہے۔ وہ آج طہران سے روانہ ہونیوالے ہیں

قسطنطنیہ ۱۵ اپریل۔ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کردستان کے باغیوں کا لیڈر شیخ سعید گرفتار کرلیا گیا ہے۔ دیار بکر میں بیس آدمیوں کو بغاوت کے جرم میں سزائے پھانسی دی گئی ہے۔ جن میں ایک سابق ممبر پارلیمنٹ اور ایک ملّاں ہے

لنڈن ۱۵ اپریل۔ صوفیہ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ بادشاہ بورس جس موٹر کار میں صوفیہ کو تشریف لے جارہے تھے۔ اس پر شہر کے باہر کمیونسٹ پارٹی کے ایک مجمع نے حملہ کیا۔ دو ملازم مار دیئے گئے۔ اور شوفر کو زخمی کردیا۔ ہز مجسٹی کو کسی قسم کا گزند نہیں پہونچا ؛

لنڈن ۱۳ اپریل۔ اسکندریہ کے انگریزوں نے لارڈ بیلفور کو دعوت طعام میں مدعو کیا تھا۔ جہاں انہوں نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہودی آبادی قائم کرنے کو فلسطین کے جنوبی عربوں نے بُرا منایا ہے۔ یہ نہایت ضروری تھا۔ کہ یہودی اور عرب مل کر فلسطین کی تہذیب و تمدن اور دنیا کی ترقی میں مزید اضافہ کرتے ؛

پیکن ۱۲ اپریل۔ خاقان چین کے قصر شاہی میں ایک بے مثل نہایت عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جہاں مہاتما بدھ کا نمائندہ پنچن لاما آیا۔ جس نے دربار کیا۔ یہ لاما پیکن میں سو سال کے بعد آیا ہے تمام چینی مذاہب اور دیگر مذاہب عالم وغیرہ کے ۸ سو نمائندے موجود تھے ؛

کردستان میں ملاؤں کو فوجی سزائیں دی جارہی ہیں

ہندوستان کی خبریں

کراچی ۱۵ اپریل۔ جہاز "مٹنن فیلس" جو گذشتہ جمعہ کو خشکی پر چڑھ گیا تھا۔ اتار لیا گیا ہے ؛

کانپور ۱۳ اپریل۔ سوشل کانفرنس نے جو پنڈت گوکرن ناتھ مصر کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ بھاری کثرت رائے سے ہندوؤں میں طلاق جاری کرنے کی تجویز کو نامنظور کردیا۔

ایک روسی پناہ گزیں کابل سے یہاں آیا ہے۔ اس کا افغانستان کی سوشل اور پولٹیکل حالات کے متعلق دلچسپ بیان انڈین ڈیلی میل میں شائع ہوا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ عورتوں کو پردہ سے باہر نہیں رکھا جاتا۔ جو زنانہ سکول کھولے گئے ہیں۔ مذہبی مُلّا لوگ اس کے خلاف ہیں۔ لوگوں کی حالت خراب ہے بہت گندے مکانات میں رہتے ہیں۔ کابل میں صرف ایک اخبار سرکاری طور پر چھپتا ہے۔ اس میں بھی لوگوں کی پولٹیکل ترقی کے متعلق کوئی بات نہیں ہوتی۔ امیر کابل کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ملک میں موجودہ ترقی کے مطابق تمام سامان مہیا کئے جائیں۔ لیکن ملّا لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں احمدیوں کی جو سنگساری ہوئی۔ خود امیر کابل اس کے خلاف تھا۔ لیکن مذہبی دیوانوں کے سامنے اس کی کچھ پیش نہیں جاتی ؛ (پرکاش ۱۹ اپریل)

لاہور ۱۷ اپریل۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر سوائے چند کارکنوں کے باقی سب بدستور سابق کام انجام دے رہے ہیں۔ کسی مقام پر بھی ریلوں کی آمد و رفت بند نہیں ہوئی۔ لاہور کے باہر حالت تسلی بخش ہے۔ اور نئے کارکن بھرتی کئے جارہے ہیں ؛

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سید میر بسمل اڈیٹر لاحول کا مرافعہ عدالت عالیہ پنجاب میں پیش ہوا۔ عدالت عالیہ نے بسمل صاحب کی سزائے قید تین سال سے چھ ماہ کردی ؛

علی گڈھ ۱۴ اپریل۔ چند دن گذرے۔ کہ معزز بھیشوری خاندان کی ایک عورت نہایت جگر خراش حالات میں جل کر مرگئی۔ وہ جاپان کے بنے ہوئے ربڑ کی چوڑیاں پہنے ہوئے تھی۔ جب وہ روٹی پکا رہی تھی۔ تو اس کے بازو میں جو اگلی چوڑیاں تھیں۔ ان کو آگ لگ گئی۔ جب اس نے دوسرے ہاتھ سے آگ بجھانی چاہی۔ تو دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کو بھی آگ لگ گئی۔ جو بجھائی نہ جاسکی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ اور وہ جل کر مرگئی ؛

مسٹر سیسل افورڈ سر ہنری اسکوٹ کی جگہ جنہیں ملازمت سے سبکدوش ہونے سے قبل رخصت عنایت کی گئی ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے جج مقرر